سوال

(36) تعویز کا باندھنا یا گلے میں لٹکانا درست ہے یا نہیں۔ ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعویز کا باندھنا یا گلے میں لٹکانا درست ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر تعویز میں حدیث یا قرآن مجید کی کوئی دعا لکھی ہوئی ہے۔ یا اللہ کا نام لکھا ہوا ہے۔ تو نابالغ بچوں کے گلے میں لٹکانا یا باندھنا درست۔ اور بالغ مردوں او عورتوں کے لئے درست نہیں ہے۔ بالغوں کو یہ دعائیں خود ہی پڑھنا چاہیئں۔ جو تعویز کے بارے میں ہیں۔ عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہفرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ جب کوئی شخص خواب میں ڈرے تو اسے یہ دعا پڑھنا چاہیے۔

اعوز بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمذات الشیاطین

تو شیطان کے وسوسوں سے اس کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہاپنے بالغ لڑکوں کو یہ دعا سکھا دیتے تھے۔ اور نابالغ بچوں کے لئے اس دعا کو لکھ کر گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ (ترمذی)

اس روایت سے نابالغ بچوں کے گلے میں تعویز کا لٹکانا جائز ثابت ہوتا ہے۔ اور بالغوں کے لئے اس لئے ناجائز ہے۔ کہ پاکی ناپاکی کی حالت میں ساتھ رکھیں گے۔ جس سے توہین لازم آئے گی۔ (مولانا عبد السلام بستوی دہلویؒ اخبار الاعتصام جلد نمبر 21 ش 5)

توضیح

برائے بالغ تعویذ کو ناجائز قرار دینے کے لئے پاکی ناپاکی کی حالت قرار دینے میں نظر ہے۔ کیونکہ نابالغوں کی نسبت بچوں میں پاکی ناپاکی میں امتیاز کم اور مشکل ہے۔ تعویز کو کسی چمڑے وغیرہ میں محفوظ سلا جاتا ہے۔ پھر توہین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ لازم آئے گا۔ کہ جس مکان میں قرآن مجید ہو۔ اس مکان میں بچوں کو نہ سلایا جائے کیونکہ وہ ٹٹی کر کے بدبو پھیلائیں گے۔ جس مکان میں قرآن مجید ہو اس مکان کا بیت الخلاء نہ ہو نہ کوئی چھت پر جائے کیونکہ نے ادبی ہوگی۔ بہر صورت تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ قرآن قرآن یا اس کی آیت کے اورگندگی

کے درمیان چھت ہو یا دیوار یا کوئی اور پردہ ہو تو پھر بے ادبی نہیں جیسا کہ گندے نالے کے اوپر مسجد اور مسجد میں نماز اور قرآن مجید ہوتے ہیں۔ بہر حال قرآن اور حدیث کے مطابق تعویز جائز ہے۔ اگر نہ لکھے اور گلے ڈالے تو افضل ہے۔ باقی تفصیل فتاویٰ علماء حدیث کی جلد میں ہے۔ فافہم، تتدبر الراقم علی محمد سعیدی جامع سعیدیہ خانیوال۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 12 ص 127

محدث فتویٰ